فون نمبر ۱۴۶

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء
عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۷

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۶۰/۲۵	۶ جمادی الثانی ۱۳۹۱ھ ، ۳۰ وفا ۱۳۵۰ ہش ، ۳۰ جولائی ۱۹۷۱ء	نمبر ۱۷۵

نائیجیریا میں منّا کے مقام پر ایک اور احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول کے باضابطہ افتتاح کی تقریب

افتتاح نائیجیریا کے ایجوکیشن کمشنر نے فرمایا۔ احمدیہ مشن کی تعلیمی خدمات کو زبردست خراجِ تحسین

افتتاحی تقریب میں اعلیٰ سرکاری حکّام سمیت پانچ صد مہمانوں کی شرکت

نائیجیریا کے شمال مغربی صوبہ سکوٹو کے شہر منا میں یوں تو احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول نے ۱۷ مارچ ۱۹۷۱ء سے باقاعدہ کام شروع کر دیا تھا لیکن اس کا باضابطہ اور رسمی افتتاح ۱۸ جولائی کو عمل میں آیا ہے۔ نصرت جہاں سکیم کے پروگرام "آگے بڑھو" کے تحت نائیجیریا میں قائم ہونے والا یہ دوسرا احمدیہ ہائر سیکنڈری سکول ہے اس کا نام ناصر الدین ہائر سیکنڈری سکول رکھا گیا ہے۔ ۱۷ مارچ سے ۶ جولائی تک اس سکول کو کانو کے سیکنڈری سکول کے ٹیچر مکرم احتشام النبی صاحب اور مکرم شکیل منیر صاحب اور ان کی بیگم چلاتے رہے ہیں۔ یہ امر قابل ذکر ہے کہ مکرم شکیل منیر صاحب وہاں ایک عیسائی سکول میں ٹیچر ہیں اور وقف عارضی کے تحت اپنی رخصت خدمتِ اسلام کے لئے وقف کر کے اس سکول کے عارضی انچارج کے طور پر کام کرتے رہے تا آنکہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مکرم محمد یعقوب خان صاحب ایم اے، ایم کام نے ۶ جولائی کو منا پہنچ کر سکول کا چارج سنبھالا اور ۱۸ جولائی کو اس کا باضابطہ اور رسمی افتتاح عمل میں آیا۔ افتتاحی تقریب میں ایجوکیشن کمشنر نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کر کے سکول کا افتتاح کیا اور صدارت کے فرائض منا کے چیف الحاج احمد بلاگو نے ادا فرمائے۔ افتتاحی تقریب کی مختصر روداد پر مشتمل احمدیہ مشن نائیجیریا کی طرف سے جو تار موصول ہوا ہے اس کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

" ناصر الدین ہائر سیکنڈری سکول منا کا افتتاح ۱۸ جولائی کو عمل میں آیا جس میں نائیجیریا کے ایجوکیشن کمشنر نے مہمان خصوصی کے طور پر شرکت کی اور صدارت کے فرائض منا کے چیف الحاج احمد بلاگو نے ادا فرمائے۔ سکول کے پرنسپل مکرم محمد یعقوب خان صاحب کی تعارفی تقریر کے بعد مکرم مولانا فضل الٰہی صاحب الانوری امیر جماعتہائے احمدیہ نائیجیریا نے استقبالیہ ایڈریس پڑھا جس میں حکومت کے تعاون کا شکریہ ادا کرنے کے علاوہ نصرت جہاں سکیم کے آئندہ پروگرام پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جوابی تقریر میں جناب ایجوکیشن کمشنر نے حکومت کے تعلیمی منصوبوں کو کامیاب بنانے کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کی بے لوث مساعی کو سراہا اور خراج تحسین پیش کیا اور حکومت کی طرف سے پورے پورے تعاون کا یقین دلایا۔ تقریب کے صدر جناب الحاج احمد بلاگو نے سکول کھولنے اور انہیں کامیابی سے چلانے کے سلسلہ میں احمدیہ مشن کی خدمات کا اعتراف کرتے ہوئے ان کی تعریف کی۔ بعد ازاں جناب ایجوکیشن کمشنر نے اللہ تعالیٰ کا نام لے کر سکول کے افتتاح کا اعلان فرمایا۔ افتتاحی تقریب میں پانچ سو مہمانوں نے شرکت کی۔ ان میں ڈپٹی پرمننٹ سیکرٹری ایجوکیشن، ڈویژنل سیکرٹری منا، دیگر اعلیٰ سرکاری حکام اور چرچ کے سربرآوردہ نمائندے شامل تھے۔"

یہ امر قابل ذکر ہے کہ سکول میں سر دست ایک لڑکیوں کی کلاس اور ایک لڑکوں کی کلاس ہے۔ آئندہ سال سے یہ دونوں

(باقی صفحہ ۶ پر)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۲۹ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اسلام آباد میں تشریف رکھتے ہیں۔ حضور کی عام طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب جماعت دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و سلامتی کے ساتھ رکھے اور ہمیشہ اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے آمین۔

ربوہ ۲۹ وفا۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ سر درد کی وجہ سے طبیعت ناساز ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کو کامل و عاجل صحت عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبد الرحیم یونس صاحب مشرقی پاکستان سے اطلاع دیتے ہیں کہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب رضی اللہ عنہ آف سکندر آباد دکن کے نواسے مکرم محمد صالح صاحب چٹا گانگ میں ایک عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں انہیں دل کا عارضہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین۔

عزیزہ شفقت نسرین بنت محترم مرزا عبد المجید صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ پشاور کا نکاح منیر احمد خان صاحب ٹائپسٹ سپرنٹنڈنٹ ابن خان محمود خان صاحب آف اسمٰعیلہ ضلع مردان کے ہمراہ مبلغ دس ہزار روپیہ حق مہر پر مورخہ ۱۸ کو یونیورسٹی ٹاؤن پشاور میں محترم مولوی محمد الطاف صاحب نائب امیر پشاور نے پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ فریقین کیلئے بابرکت ہو۔

(خاکسار چراغ الدین مربی سلسلہ احمدیہ ایبٹ آباد)

فلپائن میں مسلمانوں کے قتل عام کے خلاف جماعت احمدیہ سنڈاکن (ملیشیا) کا پُرزور احتجاج

"اس قسم کے مظالم مسلمانوں کی قومی عزّت و حمیّت پر حملہ کے مترادف ہیں"

فلپائن میں مسلمانوں کے خلاف ڈھائے جانے والے مظالم کے خلاف احمدیہ مشن ملیشیا کی طرف سے صدر مملکت فلپائن کے نام جو احتجاجی تار ارسال کیا گیا تھا اس کا ترجمہ ۲۳ وفا (جولائی) کے الفضل میں شائع ہو چکا ہے۔ اب اطلاع موصول ہوئی ہے کہ ملیشیا کی جماعتِ احمدیہ سنڈاکن کی طرف سے بھی صدر موصوف کی خدمت میں احتجاجی تار ارسال کیا گیا تھا چنانچہ ان کے مرسلہ تار کا ترجمہ درج ذیل ہے:۔

" بخدمت ہز ایکسی لنسی پریذیڈنٹ آف فلپائن۔ منیلا۔

منڈاناؤ کے علاقہ میں مسلمانوں کے قتلِ عام اور مسجدوں کو نذرِ آتش کئے جانے کے واقعات انتہائی اندوہناک ہیں۔ مجرموں کے خلاف آپ کی حکومت کی طرف سے مناسب اقدام فوری طور پر عمل میں لایا جائے۔ اس قسم کے مظالم مذہب کے شیدائیوں کی انتہائی توہین کے مترادف ہیں اور مسلمانوں کی قومی عزت و حمیت پر حملہ کا درجہ رکھتے ہیں۔ قبل اس کے کہ تاریخ اپنے آپ کو دہرائے مسلمانوں کے تحفظ کے لئے فوری اقدام کا عمل میں آنا از حد ضروری ہے۔

حاجی ڈ...ل میرا یوسف
احمدیہ مسلم ایسوسی ایشن صباح۔ ملیشیا"

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۳۰ وفا ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ایک ایسا المیہ جس کی مثال نہیں ملتی"

روزنامہ "نوائے وقت" مورخہ ۲۴ر جولائی ۱۹۷۱ء میں جناب محمد شریف خان پنی کا ایک بہت فکر انگیز مضمون شائع ہوا ہے مضمون کا عنوان ہے "رشد و ہدایت اور روزمرہ کے مسائل" اس میں علماء کے منصب و مقام پر روشنی ڈال کر اسلامی معاشرہ میں ان کی بے اندازہ اہمیت کو بہت عمدگی سے واضح کیا گیا ہے۔ چنانچہ صاحبِ مضمون رقم طراز ہیں:۔

"ہم انتہائی فخر کے ساتھ کہہ سکتے ہیں کہ ہمارے علماء ہی ہمارے ملّی مسائل کے گرہ کشا اور قومی روایات و اقدار کے محافظ ہو سکتے ہیں۔ ملک و ملّت کے جملہ مسائل میں انہیں کی رائے قولِ فیصل کا درجہ رکھتی ہے۔ قرآن و حدیث، فقہ و نصوص مذہبی روایات و دینیات اور تاریخِ اسلامی کی فہم و فراست میں سرداری کے بجا طور پر وہی حقدار ہیں۔ تاریخِ اسلامی کے ہر دور میں ان کا وجود عوام کے لئے رشد کا مینار بنا رہا۔"

جہاں تک علماءِ امت کے منصب اور مقام کا تعلق ہے وہ واقعی بہت بلند ہے، تمام سابقہ امتوں کے علماء سے کہیں زیادہ بلند تر۔ اس لئے کہ خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی امت کے علماء کے مرتبہ و مقام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ عُلَمَاءُ اُمَّتِیْ کَاَنْبِیَاءِ بَنِیْ اِسْرَائِیْل کہ میری امت کے علماء اپنے مرتبہ اور مقام کے اعتبار سے بنی اسرائیل کے انبیاء کے مانند ہیں۔ یہ مرتبہ اور یہ مقام بھلا پہلی امتوں کے علماء کو کب نصیب ہوا۔

جناب محمد شریف خان پنی نے اپنے اس مضمون میں علماءِ امت کا مرتبہ اور مقام بیان کرنے پر ہی اکتفا نہیں کیا ہے بلکہ بہت دردمندی اور جانسوزی کے ساتھ ایک افسوسناک حقیقت کی طرف بھی توجہ دلائی ہے۔ انہوں نے اس حقیقت کو ایک ایسا المیہ قرار دیا ہے جس کی بقول ان کے مثال نہیں ملتی۔ چنانچہ وہ اس افسوسناک حقیقت کا ذکر کرتے ہوئے رقم طراز ہیں:۔

"بدقسمتی سے پاکستان کے حالیہ انتخابات میں عوام کے ہاتھوں علماءِ دین کو جس عبرتناک شکست سے دوچار ہونا پڑا اور جس بُری طرح علماء سے عوام کی اکثریت نے بے اعتنائی کا ثبوت دیا ہے وہ ہر لحاظ سے ایک ایسا المیہ ہے جس کی مثال نہیں ملتی"

اس المیہ کی وجہ بیان کرتے ہوئے وہ رقم طراز ہیں:۔

"انتہائی خوش فہمی کے باوجود یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہی کہ ہم نے دینی رہنماؤں سے گریز کی راہ اختیار کر لی ہے اور دینی رہنما اپنی عظمتِ پارینہ سے خالی ہو چکے ہیں۔"

یہاں سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس صورتِ حال کی ذمہ داری ہر دو میں سے کس پر عائد ہوتی ہے؟ جناب محمد شریف خان پنی نے اس سوال کا جواب خاصی تفصیل سے دیا ہے چنانچہ وہ لکھتے ہیں:۔

"علماءِ کرام کے کمال احترام کے باوجود میں یہ سمجھتا ہوں کہ اس افسوسناک اور رنج دہ صورتحال کی تمام تر ذمہ داری خود ان پر عائد ہوتی ہے۔ علماء نے گزشتہ چوبیس برس کی طویل مدت کے دوران اپنے عمل کی کوئی پُرکشش مثال قائم نہیں کی۔ انہوں نے عوام تک راہِ راست رسائی کے نہ کوئی اسباب پیدا کئے اور نہ ہی خاص طور پر عوام کے دکھ درد اور معاشرتی امراض کی تشخیص کے لئے قدم اٹھا کر ان کے دل موہ لینے کی کوشش کی۔ انہوں نے سول سروس کے حکام تک بھی رسائی حاصل کرنے یا ان سے رابطہ قائم کر کے ان کے غلط طریقِ کار کی اصلاح یا مشورے کے لئے کوئی قدم نہ اٹھایا۔ ایسے حالات میں عوام و خواص کی دین سے سرتابی اور علماء کے طبقہ سے گریز کے سوا اور کیا نتیجہ برآمد ہو سکتا تھا۔ عام مسلمانوں کو باہم اتحاد و اتفاق، اخوت، مساوات اور عفو و درگزر کا درس دینے والے ہمارے ان رہنماؤں نے خود اتحاد و اتفاق وغیرہ کے اسلامی اصولوں کو بُری طرح پامال کیا۔ خود مختلف جماعتوں میں بٹے رہے۔ انتخابات میں ہر جماعت کی یہی کوشش رہی کہ وہ اپنی حریف جماعت پر ہر طرح سے برتری اور سبقت حاصل کر کے رہے گی۔ مزید برآں ان کی مختلف جماعتوں نے ایک دوسرے کے خلاف تو تکار، طعن و تشنیع، الزام تراشی، مسموم نکتہ چینی کی، ایک دوسرے پر کیچڑ اچھالا اور عامیانہ روش کے ہتھکنڈے اختیار کئے، یہ علماء کا شیوہ نہیں ... اس صورتِ حال کا افسوسناک پہلو یہ ہے کہ ہمارے محترم علماء نے شکست کھانے کے باوجود بھی اتحاد و اتفاق کی ضرورت کو محسوس نہیں کیا ... آج تک کے حالات نے ثابت کر دیا ہے کہ ہمارے علماء نیک ہونے کے باوجود ایک ہونے کے لئے تیار نہیں۔ اس صورت میں قوم کی گمراہی کے متعلق اندازہ لگانا کوئی مشکل بات نہیں۔ اور آئندہ جو کچھ ہوتا نظر آ رہا ہے مؤرخ اس کی تمام تر ذمہ داری انہیں علماء پر ڈالے گا۔"

ملت کی حالتِ زار پر یہ ایک دردمند اور فگار دل کی پکار ہے جو جذبۂ بے اختیار کے ماتحت زبان پر یکبار آ کر خفتہ دلوں کو بیدار کرنے کی نیت سے بلند ہوئی ہے ہم اس بارہ میں اپنی طرف سے کچھ نہیں کہنا چاہتے۔ مخبرِ صادق صلے اللہ علیہ وسلم نے ان حالات کی اصولی رنگ میں پہلے سے خبر دے دی تھی۔ اور اصلاحِ احوال کی آسمانی سکیم سے بھی مطلع فرما دیا تھا۔ یہ خبر اور آسمانی سکیم کتبِ احادیث میں محفوظ ہے اور آج اس کا لفظ لفظ پورا ہو رہا ہے۔ آسمانی سکیم بروئے کار آ چکی ہے۔ اس لئے مایوسی کی کوئی وجہ نہیں تاریکی دور ہو گی اور حسبِ وعدہ صبحِ صادق طلوع ہو کر رہے گی۔

خلافت کی بہار

مژدہ باد اے ہمدمو پھر چل رہا ہے دورِ جام
مائلِ جود و کرم ہے ساقیٔ عالی مقام

تشنہ روحیں پی رہی ہیں شربتِ وصل و لقا
پھر مئے عرفاں سے سارے ہو رہے ہیں شادکام

کوچۂ جاناں میں ہے پھر جاں نثاروں کا ہجوم
اک نرالی شان سے وہ آئے ہیں بالائے بام

اللہ اللہ ابنِ فرزندِ مسیحا کا جمال
ذرّہ ذرّہ ہے منوّر صورتِ ماہِ تمام

رشک کرتا ہے ہماری خوش نصیبی پر فلک
کتنا بابرکت ہے یارو یہ خلافت کا نظام

اب یہی وہ میکدہ ہے جس پہ ہے ابرِ کرم
موردِ بارانِ رحمت مرجعِ ہر خاص و عام

قائم و دائم رہے یارب خلافت کی بہار
کام والی عمر پائے ساقیٔ عالی مقام

مصطفیٰؐ کے دیں کو غلبہ بخش سب ادیان پر
جس کی خاطر تیرے دیوانے ہیں کوشاں صبح و شام

تیرے لطفِ خاص سے شبیرؔ بھی ہو بہرہ ور
مستحق ہیں اس کرم کے ناصرِ دیں کے غلام

(عبدالباری شبیر ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ماریشس میں تبلیغ اسلام

تقسیم لٹریچر۔ سرکاری تقریبات میں شمولیت۔ کتب اسلامی کی نمائش

تربیتی جلسوں کا انعقاد۔ "دعوۃ الامیر" کے خلاصہ کے فرنچ ترجمہ کی اشاعت

از مکرم قریشی محمد اسلم صاحب شاہد انچارج احمدیہ مشن ماریشس

کتاب افریقہ سپیکس کی آمد و متعدد اہم شخصیات کو پیشکش

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کے دورۂ افریقہ پر مشتمل کتاب افریقہ سپیکس کی چند کاپیاں مرکز سے آنے والے نئے اُستاد برائے احمدیہ کالج ماریشس مکرم رشید حسین صاحب کے ہاتھ ہمیں وصول ہوئی تھیں چنانچہ یہ شاندار کتاب خاکسار کو سب سے پہلے مورخہ یکم جون کو جناب وزیر تعلیم ماریشس مسٹر جمعدار کی خدمت میں پیش کرنے کا موقعہ ملا اور اس کے بعد ۳ جون کو ہز ایکسی لینسی گورنر جنرل صاحب ماریشس سر آرتھر لیونارڈ ولیمز کی خدمت میں ان کی رہائش گاہ پر پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ جناب گورنر صاحب اسے وصول کر کے اور اس کے معیار طباعت کو دیکھ کر بے حد خوش ہوئے اور اس کی بہت تعریف کی۔ خاکسار نے انہیں حضور کے دورہ افریقہ سے بھی مختصراً متعارف کرایا اور وہاں جماعت کی تعلیمی اور طبی خدمات کی بھی جھلک پیش کی جسے سنکر وہ بہت متاثر ہوئے۔ گورنر صاحب موصوف ماریشس میں بھی مشن کی سرگرمیوں کے متعلق دریافت کرتے رہے یہ ۲۰ منٹ کی ملاقات بفضلہ بڑے خوشگوار ماحول میں ہوئی خاکسار کے ہمراہ مکرم برادرم صدیق احمد صاحب منور اور مکرم ناصر احمد صاحب سوکیہ سکرٹری جماعت تھے۔ بعد ازاں اس پیشکش کے فوٹو دو اخبار "دی نیشن" اور "ایڈوانس" میں شائع ہوئے۔ وزیر تعلیم صاحب سے ملاقات کے دوران خاکسار کو مکرم رشید حسین صاحب پرنسپل احمدیہ کالج کو بھی متعارف کرانے کا موقعہ ملا۔ ان سے بھی خاصی لمبی ملاقات ہوئی۔

اسی طرح ۱۶ رجون کو وزیر صحت مسٹر جگت سنگھ کو بھی یہ کتاب پیش کرنے کا موقعہ ملا۔ انہوں نے بھی شکریہ کے ساتھ اس تحفہ کو قبول کیا ان کے ساتھ ماریشس میں احمدیہ میڈیکل سنٹر کے قیام کے امکان پر بھی بات چیت ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ اگر آپ کوئی ایسا خیراتی ادارہ کھولنا چاہیں تو گورنمنٹ اس میں ہر ممکن مدد کرنے پر غور کرے گی۔

ابھی افریقہ سپیکس متعدد دیگر شخصیات اور اداروں کو دینے کا پروگرام ہے جو کتب بذریعہ بحری ڈاک وصول ہونے پر عمل میں لایا جائے گا۔ فی الحال مورخہ ۸ رجولائی کو جناب وزیر اعظم صاحب ماریشس کو کتاب پیش کرنے کے لئے وقت مقرر ہوا ہے۔

پلین مایاں سوشل ویلفیئر سنٹر میں نمائش قرآن کریم کا انعقاد

قرآن کریم اور کتب اسلامی و تبلیغی چارٹس کی مدد سے تبلیغی نمائش کا انعقاد بڑا مفید اور موثر ہے۔ چنانچہ یہ نمائشیں ملک کے مختلف دیہات کے سوشل سنٹرز کے ہال میں منعقد کی جاتی ہیں۔ ماہ جون میں مقام پلین مایاں کے سوشل سنٹر میں ایک نمائش منعقد ہوئی۔ مکرم برادرم صدیق صاحب ان کے انچارج تھے چنانچہ یہاں بفضلہ سینکڑوں لوگوں نے اسے دیکھا اور دیر تک تبلیغی گفتگو کا سلسلہ چلتا رہا جو بفضلہ بڑا کامیاب رہا کئی نوجوانوں نے جماعت کے متعلق بڑا اچھا اثر قبول کیا مفت لٹریچر کافی تقسیم کیا گیا۔ اس طرح کچھ فروخت بھی ہوا مکرم صدیق صاحب کے پانچ دوست والنٹیئرز کے طور پر تبلیغ کے لئے تھے

دیگر تربیتی و تبلیغی جلسوں کا انعقاد

مورخہ ۷ رجون کو روز ہل کے خدام الاحمدیہ نے مکرم جناب رشید حسین صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب منعقد کی جس میں جناب پریذیڈنٹ صاحب جماعت احمدیہ ماریشس مکرم صدیق صاحب احمد مکرم رشید حسین صاحب نے خدام کو بہت سی نصائح کیں بعدہ خاکسار نے کریول زبان میں خدام کو قومی روایات کو برقرار رکھنے اور انہیں عزیز رکھنے کے متعلق مختصر سی تقریر کی۔ بعدہٗ حاضرین کی چائے وغیرہ سے تواضع کی گئی۔

۱۷ رجون کو جماعت احمدیہ فنکس کا ماہانہ جلسہ ایک دوست شریف قیامن صاحب کے مکان پر منعقد ہوا۔ جس میں چار تقاریر ہوئیں۔ خاکسار مکرم صدیق صاحب اور ابوبکر خان صاحب لوکل مبلغ کے علاوہ مقامی پریذیڈنٹ صاحب جماعت نے بھی تقریر کی۔ بہت سے غیر از جماعت دوست بھی مدعو تھے تبلیغ اور تربیت دونوں پہلوؤں کو تقاریر میں مدنظر رکھا گیا۔ اس موقعہ پر بعض دوسری جماعتوں کے دوستوں نے بھی شرکت کی۔

۱۷ رجون کو روز ہل سے ۱۵ میل دور ایک گاؤں Solitude میں ایک احمدی دوست عبدالرحمان صاحب نے ایک چھوٹے سے تبلیغی جلسے کا انعقاد کیا۔ اس گاؤں میں یہ اکیلے ہی احمدی ہیں۔ پندرہ کے قریب ہندو اور چند ایک غیر از جماعت دوست جمع ہوئے خاکسار نے پون گھنٹہ تک ان کے سامنے صداقت احمدیت پر تقریر کی اور رات نو بجے واپس روز ہل پہنچے۔

۲۴ رجون کو بھی Solitude میں ہی عبدالرحمٰن صاحب نے ویلیج ہال میں وسیع پیمانہ پر تبلیغی جلسہ کا بندوبست کیا ہوا تھا۔ ہم لاؤڈ سپیکر بھی ساتھ لے گئے۔ چنانچہ مقامی مبلغ ابوبکر صاحب اور خاکسار نے علی الترتیب نصف گھنٹہ اور پون گھنٹہ تقاریر کیں کل حاضری سو افراد سے زائد تھی اخبار بھی تقسیم کیا گیا اور خوب کھول کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پیغام کو احباب تک پہنچایا گیا۔ تمام حاضرین ہندو مت سے تعلق رکھتے تھے انہوں نے دونوں تقریروں کو خوب توجہ سے سنا۔ صدارت ایک مقامی پڑھے لکھے نوجوان نے کی

مورخہ ۲۹ رجون کو ایک پرائیویٹ ضیافت میں ایک ہندو بیرسٹر مسٹر ہادن ننا بو سے لمبی دیر تک مذہبی گفتگو ہوتی رہی۔ انہیں جماعت کی اسلامی خدمات سے روشناس کرایا گیا۔ اسی طرح ایک خدا سے برگشتہ نوجوان سے بھی ہستی باری تعالیٰ کے موضوع پر دیر تک گفتگو جاری رہی اس موقعہ پر مکرم صدیق صاحب بھی ہمراہ تھے

اجتماعات مجالس خدام الاحمدیہ

عرصہ زیر رپورٹ میں دو مجالس خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماعات منعقد ہوئے۔ مورخہ ۵ و ۶ جون کو خدام الاحمدیہ ہونتا بیس بلانش کا اجتماع منعقد ہوا۔ خاکسار اور صدیق صاحب نے بھی شرکت کی اور اپنی اپنی تقاریر میں خدام کو نصائح کیں۔ پروگرام بعد نماز ظہر شروع ہوا اور اگلے روز ظہر تک جاری رہ کر اختتام پذیر ہوا مقامی خدام نے خوب دلچسپی سے جلسہ کے پروگرام میں حصہ لیا۔ مورخہ ۱۹ اور ۲۰ جون کو مجلس خدام الاحمدیہ سینٹر کا سالانہ اجتماع منعقد ہوا۔ اس اجتماع میں انہوں نے مکرم رشید حسین صاحب کے اعزاز میں ایک استقبالیہ تقریب بھی ایک پبلک ہال میں منعقد کی جس میں مسٹر تیلک ایم۔ ایل۔ اے اور سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس اور دیگر کئی معززین شہر نے شرکت کی اس موقعہ پر استقبالیہ ایڈریس میں نصرت جہاں تبشیر سکیم کا تفصیل سے ذکر کیا گیا۔ اس تقریب کے علاوہ رات دس بجے تک اجتماع کا تربیتی و تعلیمی پروگرام جاری رہا۔ خاکسار ۱۲ خدام کے ہمراہ مسجد احمد سنیٹر میں ہی سویا۔ صبح نماز تہجد با جماعت ادا کی گئی۔ بعدہٗ قرآن کریم کا درس دیا گیا ہر خادم نے کچھ حصہ قرآن کریم کا تلاوت کیا اور خاکسار اس کا ترجمہ اور تشریح سمجھاتا رہا۔ برادرم صدیق صاحب بوجہ ناسازئ طبع کے رات کے پروگرام میں شامل نہ ہو سکے اور واپس روز ہل چلے گئے۔ صبح نو بجے سے ایک بجے تک قریب ہی واقع پوس پہاڑ کی کوہ پیمائی کی گئی۔ ۱۵ خدام نے حصہ لیا۔ سو بفضلہ یہ اجتماع بھی بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوا۔

لجنہ اماء اللہ فنکس کا سالانہ اجتماع

مورخہ ۵ رجون کو منعقد ہوا۔ مستورات کی حاضری دو سو کے لگ بھگ تھی۔ اس موقع پر بہت سی تربیتی تقاریر کا پروگرام بنایا گیا تھا۔ اسی طرح ایک سیمینار بھی مذہب کی افادیت کے متعلق منعقد کیا گیا جس میں ایک ہندو خاتون ایک عیسائی خاتون اور ایک احمدی بہن محترمہ اہلیہ صاحبہ مکرم رشید حسین صاحب نے تقاریر کیں۔ صبح دس بجے سے شام ۳ بجے تک یہ اجتماع جاری رہا

تریولے مسجد کی تعمیر کا کام

مسجد احمدیہ تریولے کی تعمیر کا کام آہستہ آہستہ جاری رہا۔ ہر اتوار کو احمدی معمار وقار عمل کے ذریعہ مسجد کی تکمیل کر رہے ہیں آجکل کھڑکیوں اور دروازوں کے لئے محرابیں بنائی جا رہی ہیں۔ فنڈز کی کمی کی وجہ سے فی الحال مفت کام پر ہی اکتفا کیا جا رہا ہے۔ امید ہے اب مسجد کی تکمیل زیادہ وقت نہیں لے گی۔ انشاء اللہ

سرکاری تقاریب میں شرکت

مورخہ ۱۲ رجون کو ملکہ برطانیہ کے یوم پیدائش پر سرکاری پریڈ پورٹ لوئس میں منعقد ہوئی جس میں شمولیت کی خاکسار کو بھی دعوت ملی تھی چنانچہ خاکسار اس میں شامل ہوا اس موقعہ

پھر وزیراعظم اور دیگر معززین سے ملاقات ہوئی۔ اسی طرح شام ۶ بجے گورنر جنرل صاحب نے اسی تقریب کے سلسلہ میں پارٹی دی تھی اس میں بھی خاکسار شامل ہوا۔ اس تقریب میں تو بہت سے نئے اور پُرانے واقف لوگوں سے ملاقات کا موقع ملا۔ دوانگریز نیوی کے آنیسرز سے تعارف اور تبادلہ خیال ہوا اور شراب کے مضرات اور اس کی حرمت کی فلاسفی اور دیگر موضوعات پر کافی دیر تک گفتگو ہوتی رہی انہیں جماعت احمدیہ سے بھی متعارف کرایا گیا۔ اسی طرح مڈغاسکر کے سفارتخانے کے سیکرٹری ایک مجسٹریٹ اور دیگر کئی لوگوں سے ملاقات کا موقعہ ملا۔

مؤرخہ ۱۷ر جون کو ایک نئے بجلی گھر کے افتتاح کی تقریب پر خاکسار مدعو تھا۔ چنانچہ اس موقعہ پر بھی کئی دوستوں سے ملاقات ہوئی۔ یہ جگہ روزہل سے ۲۵ میل کے لگ بھگ دور واقع تھی۔ راستے میں دو جگہ احمدی اور غیر احمدی دوستوں سے ملاقات اور دریافت احوال اور تبلیغ کا بھی موقع ملا۔ افتتاح کے موقعہ پر ایک انجنیئر سے مل کر انہیں احمدیہ کالج میں لیکچر کے لئے تیار کیا گیا۔ چنانچہ انہوں نے ۲۵ر جون کو بعد دوپہر کالج کے لڑکوں کو اسی بجلی گھر کے منصوبہ سے روشناس کرایا۔ بعد میں سوال و جواب بھی ہوئے۔

مؤرخہ ۲۶ر جون کو مڈغاسکر کے قومی دن کے موقعہ پر مڈغاسکر کے سفیر کے ہاں ایک پارٹی میں مدعو تھے۔ اس موقعہ پر بھی متعدد معززین سے ملاقات کا موقعہ ملا۔ ایک مسلمان دوست نے مسجد تریولے کے لئے عطیہ دینے کا بھی وعدہ کیا۔

۲۸ر جون کو مارشیس میں پاکستان کے نئے ہائی کمشنر جناب ہز ایکسی لنسی انورخان بی او اے سی کے ذریعہ سے مارشیس تشریف لائے یہ پہلے پاکستان کے چیف آف پروٹوکول تھے۔ خاکسار مکرم صدیق صاحب۔ مکرم پریذیڈنٹ صاحب جماعت مارلیش اور مکرم رشید حسین صاحب ان کے استقبال کیلئے ہوائی اڈہ پر گئے اور وی آئی پی لاؤنج میں معزز مہمان کا استقبال کیا اور ان سے اپنا اور جماعت کا تعارف کرایا۔

خطبات جمعہ

ماہ جون میں چار خطبات جمعہ خاکسار نے دارالسلام روزہل میں پڑھے۔ پہلے دو جمعوں میں حضور کا خدام سے خطاب مطبوعہ الفضل ۲۷ر مئی سے پڑھ کر سنایا اور تیسرے خطبہ جمعہ میں حضور کی دینی مصروفیات اور ارشادات ۵ر جون کے الفضل سے پڑھ کر سنائے۔ اور چوتھے خطبہ جمعہ میں خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی ایک وصیت مندرجہ الحکم پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ خطبات جمعہ میں مقامی حالات کے تحت متعدد ضروری نصائح اور اعلانات بھی کئے جاتے رہے۔ برادرم صدیق صاحب نے دوسری جماعتوں میں نماز جمعہ پڑھائی۔

دعوۃ الامیر کے خلاصہ INVITATION کے فرنچ ترجمہ کی اشاعت

اس ماہ بفضلہٖ دعوۃ الامیر کے خلاصہ کا فرنچ ترجمہ زیور طبع سے آراستہ ہو کر منصۂ شہود پر آگیا فی الحال ہمیں ایک ہزار کاپی تیار ہو کر ملی ہے اور مزید ایک ہزار ماہ رواں میں مل جائے گی۔ سب سے پہلے ہم اس کتاب کو تمام احمدی گھروں میں تقسیم کر رہے ہیں تاکہ تربیت اور تبلیغ کے لئے تیاری کا کام مکمل ہو سکے اور اس کے بعد انشاء اللہ غیر از جماعت احباب میں بھی تقسیم کی جائے گی۔ اس کتاب کی تقسیم کا جملہ کام برادرم مکرم صدیق صاحب کے سپرد کیا گیا ہے۔ جسے وہ بفضلہٖ عمدگی سے انجام دے رہے ہیں۔ ... ۵ کتب آئیوری کوسٹ مشن نے خریدی ہیں جنہیں ہم بذریعہ بحری ڈاک ارسال کر چکے ہیں۔

جلسہ ہائے یوم خلافت

ماہ جون میں جملہ جماعتوں میں جلسہ ہائے یوم خلافت پورے انتظام سے منعقد کئے گئے۔ جن میں خاکسار اور برادرم صدیق صاحب حصہ لیتے رہے۔ اور اسی طرح مقامی اہل علم دوستوں نے بھی خلافت کی اہمیت و مقام اور برکات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ چنانچہ ۱۸ر جون کو روزہل میں ۱۹ر جون کو سینٹ پیئر میں۔ ۲۱ر جون کو پارٹی پورٹ لوئس میں ۲۲ر جون کو مونتا نیس بلانش میں اور ۲۳ر جون کو فنکس میں جلسہ ہائے یوم خلافت منعقد کئے گئے۔

مڈغاسکر کے جائزہ مشن کی روانگی

مرکز کی ہدایت کے مطابق فی الحال صرف ایک مناسب دوست کو ۳ر جولائی کو مڈغاسکر کے تبلیغی جائزہ کے لئے بھجوا دیا گیا ہے۔ دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس مشن کو نہایت کامیاب فرمائے۔ ان کی واپسی پر مفصل رپورٹ ارسال کر دی جائے گی۔ انشاء اللہ العزیز۔

"اللہ تعالیٰ آہستہ آہستہ اس سلسلہ کو ایسا پھیلا دے گا کہ یہ سب پر غالب ہوں گے اور آج کل کے موجودہ ابتلاء سب دور ہو جائیں گے۔ خدا تعالیٰ کی یہی سنت ہے کہ ہر ایک کام بتدریج ہو۔ کوئی درخت اتنی جلدی پھل نہیں لاتا جس قدر جلدی ہماری جماعت ترقی کر رہی ہے یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے اور اس کا نشان ہے۔"

(حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

مستشرقین کے اعتراضات اور عظمت قرآن مجید

مکرم ملک منظور احمد خاں صاحب لاہور

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ اپنی تفسیر کبیر کی جلد اول کی جزو اول میں مستشرقین کے اعتراضات کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"بعض معترضین کہتے ہیں کہ بسم اللہ جس پر تم کو اس قدر ناز ہے پہلی کتب میں بھی پائی جاتی ہے۔ مثلاً زردشتی کتب میں بھی لکھا ہے کہ بنام یزدان بخشائش گر دادار بعد کی فارسی میں اس کا اسی طرح ترجمہ کیا ہے

بنام خداوند بخشایندہ بخشش گر (تفسیر ریورنڈ وھیری)

یا یہ کہ یہود میں بھی بسم اللہ کا رواج تھا۔ ان سے سیکھ کر عربوں میں رائج ہوا اور پہلے پہل طائف کے امیر نے اس کا رواج دیا۔ (راڈول ترجمہ قرآن)

راڈول کا جواب تو یہ ہے کہ یہ قطعاً غلط ہے کہ عربوں میں اس صورت میں بسم اللہ کا رواج تھا۔ عرب تو "الرحمٰن" کے کثرتِ استعمال کو پسند ہی نہ کرتے تھے۔ بہرحال اس کا کوئی تاریخی ثبوت چاہیئے کہ ان میں بسم اللہ اس شکل میں رائج تھی۔ مگر ایسا ثبوت ہرگز موجود نہیں۔

باقی رہا کہ یہود میں بھی اس کا رواج تھا اگر اس سے یہ مراد ہے کہ زمانہ نبوی یا قریب زمانہ میں یہود کی قوم اس عبارت کو استعمال کیا کرتی تھی۔ یا ان کی تاریخ میں اس کا ثبوت ملتا ہے تو یہ بالکل خلاف واقعہ ہے۔

اگر یہ مراد ہے کہ خود قرآن کریم میں ہی لکھا ہے کہ سلیمان علیہ السلام نے اس آیت کو اپنے خط میں استعمال کیا تو یہ اعلیٰ درجہ کی بددیانتی ہے کہ قرآن کریم کے حوالہ کو دوسروں کی طرف منسوب کر کے قرآن کریم پر اعتراض کا ذریعہ بنایا جائے۔ جب خود قرآن کریم حضرت سلیمان علیہ السلام کی نسبت فرماتا ہے کہ انہوں نے ملکہ سبا کو جو خط لکھا تھا اس میں یہ عبارت بھی تھی۔

کہ انّہ من سلیمان و انّہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم (سورۃ نمل)

تو پھر یہ کہنا کہ مسلمانوں کا یہ دعویٰ ہے کہ اس سے پہلے اس آیت کا مضمون دنیا میں رائج نہ تھا کس طرح درست ہو سکتا ہے۔ اسلام کا یہ دعویٰ نہیں کہ اس آیت کا مضمون نیا ہے۔ اللہ۔ رحمٰن رحیم یہ سب ہی لفظ پہلے موجود تھے اور استعمال ہوتے تھے۔ اسلام کا تو یہ دعویٰ ہے کہ اس کا وہ استعمال جو قرآن کریم میں ہوا ہے اس سے پہلے موجود نہیں۔

اگر کوئی دشمن اسلام اس کا ثبوت پیش کرے تو بے شک اس کی بات قابل توجہ ہو سکتی ہے مگر یہ ناممکن ہے کیونکہ قرآن کریم سے پہلے کوئی بھی ایسی کتاب نہیں جس کی نسبت دعویٰ کیا گیا ہو کہ اس کا ہر ہر لفظ خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے پس کوئی آسمانی کتاب نہیں جس کے ہر ٹکڑے سے پہلے یہ عبارت درج کی جاکے سوائے قرآن کریم کے۔ باقی رہا تبرک کے طور پر اللہ اور اس کی صفات کا ذکر اپنے خطوں یا مضمونوں سے پہلے کرنا سو یہ عام بات ہے۔ اس کا نہ اسلام کو انکار ہے نہ مسلمانوں کو۔ اس امر میں اگر دوسرے لوگ مسلمانوں کے شریک ہوں تو ہزار دفعہ ہوں۔

باقی رہا ریورنڈ وھیری کا اعتراض۔ سو اس کا بھی ایک جواب اوپر آچکا ہے۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ دونوں عبارتوں کے معنوں میں اس قدر فرق ہے کہ وہی ان کو ہم معنی قرار دے سکتا ہے جو عربی زبان سے ناواقف ہو بخشائش گر اور دادار کا مفہوم رحمٰن اور رحیم کے مفہوم کا بیسواں حصہ بھی تو نہیں۔ لیکن جس حد تک ان میں خوبی ہے اس کا ہمیں انکار نہیں۔ اسلام کا دعویٰ ہے کہ پہلی سب قوموں میں نبی گزرے ہیں اور آیت

وان من امۃ الا خلا فیھا نذیر۔ (سورۃ فاطر ع ۳)

اس پر شاہد ہے پھر اگر کوئی اچھا فقرہ زردشتیوں کی کتب میں موجود ہے تو مسلمانوں کو کیوں بُرا لگنے لگا۔ بُرا تو ریورنڈ وھیری یا ان کے ہم مذہب لوگوں کو لگے گا۔ جو خدا تعالیٰ کے فضل کے ٹھیکیدار بنے ہوئے ہیں اور بنی اسرائیل کی قوم سے باہر نبوت اور الہام کا نشان ہی کہیں نہیں ملتا۔ اسلامی نقطہ نگاہ سے زردشت خدا کا پیغامبر ہے اور ہمارے لئے واجب الاحترام اس کے کلام کا منبع قرآن کریم کا منبع ہے پس ان دونوں میں اشتراک یا توافقت کون سا قابل تعجب امر ہے؟"

عیسائی معترضین اور مصنفین نے ایسا اعتراض بارہا اپنی کتب اور تصانیف میں قرآن کریم پر کیا ہے اور اکثر نے یہ کوشش کی ہے کہ ظاہر کریں کہ قرآن کریم اپنے بیانات میں فلاں فلاں کتب کی نقل کرتا ہے۔ اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے اس اعتراض کا خود یوں رد فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر جو الہامات نازل ہوئے ان میں سے کئی قرآن کریم کی آیات پر اور کئی اناجیل اور بائبل کی آیات پر ہیں اور بعض کہ اقوال پر مشتمل ہیں۔

اس پر ایک شخص محمد اکرم اللہ نے ۲۲ر مئی ۱۹۰۵ء کے "پیسہ اخبار" میں یہ اعتراض کیا کہ مرزا صاحب کا الہام "عفت الدیار محلھا ومقامھا"

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لبید بن ربیعہ کے ایک شعر کا پہلا مصرعہ ہے

اِس کا جواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ حصہ پنجم میں تحریر فرمایا ہے وہ اس قسم کے تمام اعتراضات کا اصولی جواب ہے حضورؑ فرماتے ہیں:

"اور یہ کہنا عفت الدیار محلھا ومقامھا یہ لبید بن ربیعہ کے ایک بیت کا پہلا مصرعہ ہے۔ یہ بھی خدا تعالیٰ پر گستاخانہ حملہ ہے وہ (یعنی اللہ تعالیٰ۔ ناقل) ہر ایک شخص کے قول کا وارث ہے لبید ہو یا کوئی اور ہو اس کی توفیق سے شعر بنتا ہے۔ پس اگر اُس نے ایک شخص کے کلام کو لے کر بطور وحی القاء کر دیا تو اس پر کوئی اعتراض نہیں۔"

حضورؑ کے اس حوالہ میں جو توفیق کا لفظ آیا ہے اِس کے سمجھنے کے لئے حضور کے حسب ذیل ارشاد کو پیش نظر رکھنا بھی ضروری ہے۔

"یہ تو ظاہر ہے کہ دُنیا کی چیزوں میں سے کوئی چیز بھی اپنے وجود اور قیام اور حرکت اور سکون اور اپنے تغیرات ظاہری اور باطنی اور اپنے ہر یک خاصہ کے اظہار اور اپنے ہر یک غرض کے اخذ یا ترک میں مستقل بالذات نہیں بلکہ اسی ایک ہی حی وقیوم کے سہارے سے یہ تمام کام مخلوق کے چلتے ہیں۔ اور بظاہر اگرچہ یہی نظر آتا ہے کہ ہم اپنے کاموں میں کسی غیبی مدد کے محتاج نہیں۔ جب چاہیں حرکت کر سکتے ہیں اور جب چاہیں ٹھہر سکتے ہیں۔ اور جب چاہیں بول سکتے ہیں۔ اور جب چاہیں چپ کر سکتے ہیں۔ لیکن ایک عارفانہ نظر کے ساتھ ضرور کھل جائے گا۔ کہ ہم اپنی ان تمام حرکات و سکنات اور سب کاموں میں غیبی مدد کے محتاج ہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی قیومیت ہمارے نطفہ میں ہمارے علقہ میں ہمارے مضغہ میں ہمارے جنین میں اور ہماری ہر ایک حرکت میں اور سکون میں اور قول میں اور افعال میں غرض ہماری تمام مخلوقیت کے لوازم میں کام کر رہی ہے۔" (آئینہ کمالات اسلام صفحہ ۱۷۱)

ہاں حضرات عیسائیوں کا اگر ایسا اعتقاد نہیں ہے تو وہ براہ مہربانی توریت اور انجیل کے حوالہ سے اس اعتقاد کی تردید فرمائیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اعلان نکاح

میرے عزیز چوہدری عزیز فضل اللہ سٹورز پرچیز آفیسر شاہ تاج شوگر ملز ابن مکرم چوہدری عصمت اللہ خان صاحب ایڈووکیٹ قلعہ گوجر سنگھ لاہور کا نکاح محترمہ طیبہ صدیقہ بنت محترمی صوفی غلام محمد صاحب ربوہ کے ساتھ محترم مولانا عبدالمالک صاحب ناظر اصلاح وارشاد ربوہ نے باجازت امیر مقامی بالعوض مبلغ پانچ ہزار روپے حق مہر کا بعد نماز ظہر مورخہ ۲۵ جولائی مسجد مبارک میں اعلان فرمایا۔

تمام احباب دعا فرمائیں کہ یہ رشتہ جانبین کے لئے رحمت و برکت کا موجب مثمر ثمرات حسنہ ہو۔ آمین۔

(چوہدری محمد اسلم دار الصدر شمالی ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں

خریداران الفضل کے پتہ جات کی نئی چٹیں عنقریب چھپوائی جا رہی ہیں۔ اگر کسی خریدار کو اپنا پتہ درست یا تبدیل کروانا مقصود ہو تو وہ اپنے پتہ سے جلد اطلاع دیں نیز خریداری نمبر کا حوالہ ضرور لکھیں یہ نمبر آپ کے پتہ کی چٹ پر درج ہوتا ہے پتہ جات اور خوش خط لکھا ہونا چاہیئے انگریزی میں لکھا ہو تو پتہ کیپٹل حروف میں لکھا جائے۔ (مینیجر الفضل)

بازیافتہ نقدی مورخہ ۲۵/۷ کو کسی صاحب کی کچھ نقدی گول بازار سے دفتر کی جانب آتے ہوئے گر گئی ہو نشانی بتا کر مکرم ثمر احمد صاحب زعیم مجلس خدام الاحمدیہ حلقہ دار الیمن شرقی سے یا مجھ سے حاصل کریں۔

(امین الدین طاہر مکان نمبر ۱۸/۱۴ دار الیمن شرقی ربوہ)

عطیہ دہندگان برائے علاج نادار مریضان فضل عمر ہسپتال ربوہ

احباب کرام تمام عطیہ دہندگان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس قربانی کو قبول فرمائے اور انہیں اپنی رحمتوں اور برکتوں سے نوازے۔ آمین۔ دس روپے سے کم عطیہ دینے والے احباب کے نام شائع نہیں کئے جا رہے لیکن قارئین کرام ان عطیہ دہندگان کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں

(ڈاکٹر مرزا منور احمد چیف میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

۱	محترمہ سیدہ زہرہ بیگم حسین صاحب ایم اے لطیف آباد حیدر آباد	۵۳۔۰۰ روپے
۲	مکرم عبدالحق صاحب الہٰی پارک مصری شاہ لاہور	۲۰۔۰۰ روپے
۳	" کیپٹن عبدالواحد صاحب سمن آباد "	۲۵۔۰۰ روپے
۴	" مظفر احمد صاحب شیخ۔ دنیا پور ضلع ملتان	۱۰۔۰۰ روپے
۵	" محمد عبداللہ صاحب المنیر کراچی ۸	۱۰۔۰۰ روپے
۶	" چوہدری محمد نعیم صاحب شاہنواز لمیٹڈ کراچی	۸۰۔۰۰ روپے
۷	مکرمہ امۃ الباری صاحبہ معرفت شاہنواز لمیٹڈ لاہور	۳۰۔۰۰ روپے
۸	مکرم میجر دلدار احمد لاہور	۵۰۔۰۰ روپے
۹	" نوید احمد سٹلائٹ ٹاؤن گوجرانوالہ	۱۰۔۰۰ روپے
۱۰	" ڈاکٹر ناصر احمد صاحب پرویز پروازی ربوہ جگان	۱۰۔۰۰ روپے
۱۱	" مجید احمد صاحب حال ربوہ	۱۰۔۰۰ روپے
۱۲	" لطف المنان صاحب کوئینز روڈ لاہور	۲۰۔۰۰ روپے
۱۳	مسز ایس ایم حنیف صاحب صادق پبلک سکول بہاولپور	۵۱۔۰۰ روپے
۱۴	حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ربوہ	۱۰۔۰۰ روپے
۱۵	محترمہ بیگم امینہ عنایت صاحبہ ناظم آباد کراچی	۱۰۔۰۰ روپے
۱۶	" بیگم مبارکہ ملک صاحبہ معرفت میجر ایس ملک راولپنڈی	۵۰۔۰۰ روپے
۱۷	" حمیدہ عارفہ صاحبہ سٹلائٹ ٹاؤن راولپنڈی	۱۰۔۰۰ روپے
۱۸	مکرم بریگیڈیر اقبال احمد شمیم بہاولپور	۵۰۔۰۰ روپے
۱۹	" چوہدری نبی احمد ماڈرن موٹرز کراچی	۱۵۰۔۰۰ روپے
۲۰	مکرمہ ریحانہ باجوہ صاحبہ ماڈل ٹاؤن لاہور	۳۰۔۰۰ روپے
۲۱	مکرم شیخ ارشد علی صاحب ایڈووکیٹ سیالکوٹ	۱۰۔۰۰ روپے
۲۲	" ڈاکٹر محمد عبداللہ صاحب ہاکورا ورکس وزیر آباد	۱۰۔۰۰ روپے
۲۳	مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ مرزا عبدالحمید مرحوم دار الصدر شرقی ربوہ	۱۰۔۰۰ روپے
۲۴	مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب العنطی ربوہ	۱۰۔۰۰ روپے
۲۵	" مرزا منظور احمد صاحب پرنسپل گورنمنٹ کالج کوہاٹ	۵۰۔۰۰ روپے
۲۶	محترمہ بیگم صاحبہ کرنل ڈاکٹر مبشر احمد صاحب پشاور	۱۰۔۰۰ روپے
۲۷	" امۃ الرشید صاحبہ اہلیہ عبدالسمیع خان صاحب بذریعہ صاحبزادی ناصرہ بیگم صاحبہ ربوہ	۹۸۔۰۰ روپے
۲۸	" ڈاکٹر امۃ الحفیظ صاحبہ گارڈن ایسٹ کراچی	۵۰۔۰۰ روپے
۲۹	" آمنہ بیگم کرامت اللہ صاحب کراچی از طرف امۃ الحی صاحبہ	۳۰۔۰۰ روپے
۳۰	" " " " زہرہ صاحبہ	۲۵۔۰۰ روپے
۳۱	" " " " خود	۱۰۔۰۰ روپے
۳۲	" بیگم صاحبہ خلیفہ عبدالرحمن صاحب کوئٹہ	۱۰۔۰۰ روپے
۳۳	" ڈاکٹر سکینہ صاحبہ ہمشیرہ محمد لیسی صاحب لکھنوی از طرف مریم عثمان صاحبہ ناظم آباد کراچی	۸۰۔۰۰ روپے

(باقی)

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی خوبصورتی صحت وصفائی کے لئے
بہترین تحفہ مردوں عورتوں سب کے لئے مفید ہے
قیمت سوا روپیہ
خورشید یونانی دواخانہ ریلوے روڈ ربوہ فون ۳۸

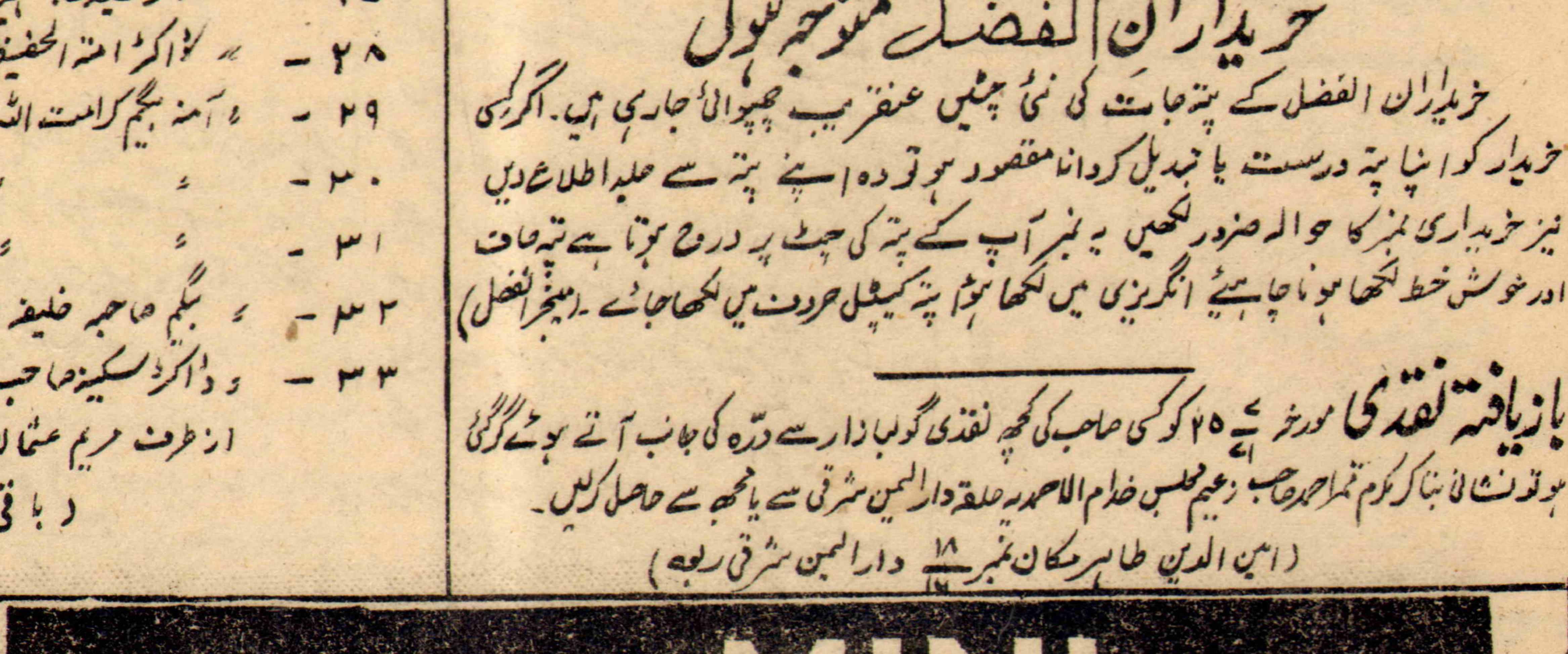

اُمراءِ اضلاع سے ضروری گذارش

اس سال جامعہ احمدیہ میں واقفین زندگی طلباء کے داخلہ کا انٹرویو انشاءاللہ ماہ ستمبر میں ہوگا۔ جامعہ احمدیہ میں طلباء کی تعداد بڑھانے کے لئے مجلس مشاورت ۱۹۷۱ء میں یہ فیصلہ ہوا تھا کہ

"ہر ضلع کی جماعت ۲۵۰ چندہ دہندگان پر کم از کم ایک میٹرک پاس طالبعلم جامعہ احمدیہ میں برائے تعلیم بھجوائے۔"

اُمراء صاحبان اضلاع کی خدمت میں درخواست کی جاتی ہے کہ مجلس مشاورت کے فیصلہ کے مطابق آپ اپنے حلقہ کے احمدی نوجوانوں کو وقف زندگی اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی تحریک فرمائیں اور اپنے ضلع سے زیادہ سے زیادہ میٹرک پاس طلباء کو جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے بھجوائیں۔ آپ کی تحریک کے نتیجہ میں جس قدر نوجوان اپنی زندگیاں پیش کریں ان کے نام و ولدیت معہ مکمل پتے ارسال فرمائیں تا کہ انٹرویو سے قبل ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے کم از کم میٹرک پاس ہونا ضروری ہے۔ ایف اے، بی اے اور ایم اے پاس نوجوان بھی داخل کئے جاتے ہیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دُعا اور

مجاہدین تحریک جدید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فرمایا:-

"جو حالت میری توجہ کو جذب کرتی ہے اور جسے دیکھ کر میں دعا کے لئے اپنے اندر تحریک پاتا ہوں وہ ایک ہی بات ہے کہ میں کسی شخص کی نسبت معلوم کر لوں کہ یہ خدمت دین کا سزاوار ہے اور اس کا وجود خدا تعالیٰ کے لئے، خدا کے رسول کے لئے، خدا کی کتاب کے لئے اور خدا کے بندوں کے لئے نافع ہے۔ ایسے شخص کو جو درد والم پہنچے وہ درحقیقت مجھے پہنچتا ہے۔"

نیز فرمایا:-

"اے خدا تو ان کی مدد کر جو تیرے دین کی خدمت کرتے ہیں۔"

پس ہر احمدی کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عظیم الشان دعا کا مستحق بننے کے لئے تحریک جدید کے مالی جہاد میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیئے اور قربانی کا اعلیٰ معیار پیش نظر رکھنا چاہیئے۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید)

احباب محتاط رہیں

راولپنڈی سے اطلاع آئی ہے کہ ایک نوجوان جو اپنا نام بشیر احمد اور اپنے والد کا نام ظہور احمد بتاتا ہے جعلی چٹھیاں بنا کر اور دوسرے مختلف بہانوں سے احباب جماعت سے روپیہ بٹورتا پھرتا ہے۔ نوجوان مذکور کا حلیہ یہ ہے رنگ گندمی۔ قد درمیانہ۔ آنکھیں ذرا اُوپر کو جس طرح آؤٹ آف فوکس ہوتی ہیں۔

(ناظر امور عامہ)

امتحان دینے والے طلباء متوجہ ہوں

ایسے طلباء جو اس سال میٹرک اور ایف اے کا امتحان دے چکے ہیں یا جو بی اے اور ایم اے کا امتحان دے رہے ہیں اور انہوں نے اپنی زندگی خدمت سلسلہ کے لئے وقف کی ہوئی ہے یا وقف کرنا چاہتے ہیں اور جامعہ احمدیہ میں اعلیٰ دینی تعلیم حاصل کر کے خدمت سلسلہ کے خواہشمند ہیں اپنے مکمل پتہ سے وکالت دیوان کو اطلاع دیں تا ان کے وقف اور جامعہ احمدیہ میں داخلہ کی کارروائی کی جا سکے۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

محترمہ سراج بی بی صاحبہ اہلیہ محترم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب مرحوم وفات پا گئیں

انا للہ وانا الیہ راجعون

ربوہ ۲۸ وفا۔ افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ محترم ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب رضی اللہ عنہ کی اہلیہ اور مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم اے سابق مبلغ سیرالیون و نائیجیریا کی والدہ ماجدہ محترمہ سراج بی بی صاحبہ جو کہ اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے تھیں۔ کل ۲۷ر وفا کو چار بجے شام ۷۰ سال کی عمر میں دل کے عارضہ سے وفات پا کر مولائے حقیقی سے جاملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

نماز جنازہ آج ساڑھے گیارہ بجے دوپہر دفاتر صدر انجمن احمدیہ کے لان میں محترم مولانا عبدالمالک خان صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھائی جس میں امیر مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب اور دیگر بزرگان سلسلہ واحباب جماعت کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ چونکہ مرحومہ موصیہ تھیں اس لئے مقبرہ بہشتی ربوہ کے قطعہ صحابہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صوفی غلام محمد صاحب نے دعا کرائی۔

محترمہ مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی محترم فقیر محمد خان صاحب افغان رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی تھیں اوائل عمر میں اپنے والد بزرگوار کے ہمراہ افغانستان سے قادیان جانے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زیارت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ بہت نیک، مخلص اور عبادت گذار خاتون تھیں۔ اپنے محترم خاوند ڈاکٹر حافظ بدرالدین احمد صاحب مرحوم (برادر اکبر محترم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ناظر بیت المال) کے ہمراہ جن کی زندگی عملاً سلسلہ کی خدمت کے لئے وقف تھی مشرقی افریقہ اور پھر بورنیو میں تبلیغ دین اور خدمت سلسلہ میں ہمیشہ پیش پیش رہیں۔ ۱/۸ حصہ کی وصیت کی ہوئی تھی اور ابتدائی موصیات میں سے تھیں۔ سلسلہ کی قریباً ہر مالی تحریک میں ذوق و شوق سے حصہ لیتی تھیں۔ دعاؤں میں گہرا شغف تھا اور اللہ تعالیٰ نے رویاء و کشوف کی نعمت سے بھی نوازا تھا۔

مرحومہ نے تین لڑکیاں دو لڑکے اور بہت سے پوتے پوتیاں نواسے نواسیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ بڑی بیٹی محترمہ امۃ الرحیم عطیہ صاحبہ محترم صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی مرحوم مبلغ امریکہ کی اہلیہ ہیں جو امریکہ میں مقیم ہیں۔ دوسری صاحبزادی امۃ العزیز صاحبہ اہلیہ مرزا محمد ادریس صاحب مبلغ انڈونیشیا لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی آفس سیکرٹری ہیں۔ تیسری صاحبزادی امۃ الکریم صاحبہ اپنے شوہر کے ساتھ لندن میں ہیں۔ بڑے بیٹے مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب ایم اے واقف زندگی کی حیثیت سے خدمت دین بجا لا رہے ہیں اور چھوٹے بیٹے منیر الدین احمد صاحب بسلسلہ ملازمت سکھر میں مقیم ہیں۔

احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ مغفورہ کو اعلیٰ علیین میں جگہ دے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا کرے۔ اور مرحومہ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

احمدیہ ہائر سکینڈری سکول کا افتتاح

(بقیہ صفحہ اول سے آگے)

کلاسیں الگ الگ سکولوں کی حیثیت اختیار کر لیں گی۔ سکول کے پرنسپل مکرم محمد یعقوب خان صاحب کی اہلیہ محترمہ پروین اختر صاحبہ ایم۔ اے بھی ان کے ساتھ ہیں وہ لڑکیوں کے حصہ کی نگران ہیں۔ گورنر صاحب سکوٹو نے اپنی بجٹ کی تقریر میں اس سکول کے متعلق خاص خوشنودی کا اظہار فرمایا ہے۔ یوم عید میلاد النبیؐ کے موقع پر سکول کے طلباء نے بہت قابل قدر مظاہرہ کیا تھا جسے بہت پسند کیا گیا۔

نائیجیریا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں سکیم کے تحت ۱۶ ہائر سکینڈری سکول کھولنے کا اعلان فرمایا ہے جس کی بحمد اللہ تعالیٰ ابتداء ہو چکی ہے اور اب تک دو سکولوں کا قیام عمل میں آچکا ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضور ایدہ اللہ کے جاری فرمودہ پروگرام کی جلد از جلد تکمیل فرمائے۔ آمین

30 JUL 71
9949